فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

دارالافتاء جامعہ نعیمیہ

قربانی کے حصہ دار پر اپنے حصے کی رقم قرض ہے

سوال:

اس عیدالاضحیٰ پر میرا ایک دوست میرے گھر میں ہی رہ رہا تھا، انہوں نے مجھ سے کہا: مجھ پر قربانی واجب ہے، آپ مجھے قربانی کا ایک حصہ دے دو۔ میں نے انہیں بتایا کہ جانور کی قیمت =/126,000 روپے ہے اور ایک حصہ =/18,000 روپے کا ہے، میں نے کہا: نام بتادیں، اُس نے نام دیا اور قربانی ہوگئی۔ اب میں پیسوں کا تقاضا کرتا ہوں تو میرے دوست نے کہا: میں سمجھا آپ نے اپنی طرف سے کی ہے، میں نے انہیں وضاحت کردی کہ یہ شرعی مسئلہ ہے، میں نے آپ کو جانور کی قیمت بتادی تھی، سات حصوں میں سے ایک حصہ گوشت کا آپ کو دیا، آپ نے جو نام بتایا، اس پر قربانی کی، لہٰذا آپ پیسے ادا کریں، موصوف مالی طور پر مستحکم ہیں، میری شرعی رہنمائی فرمایئے، (افضال علی، کورنگی کراچی)۔

جواب:

سوال میں درج آپ کے اور آپ کے دوست کے درمیان ہونے والے مکالمے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دونوں کے درمیان ہونے والا یہ مکالمہ ایجاب وقبول پر مبنی ہے اور نفسِ بیع کو تمام کرتا ہے اور مشتری (خریدار) پر ثمن (قیمت) لازم ہوتی ہے۔

امامِ اہلسنّت امام احمد رضا قادری قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز سے سوال ہوا: ''دو یا چار سات آدمیوں نے ایک گائے قربانی کے واسطے خریدی، منجملہ ان کے ایک شخص نے قیمت نہ وقت خرید کے ادا کی نہ بعد کو، اور وہ شریک رہا، پس اس صورت میں کسی کی یا اس کی قربانی میں حرج یا غیر جائز تو واقع نہیں ہوا''۔

آپ نے جواب میں لکھا: ''بیع نفسِ ایجاب وقبول سے تمام ہوئی، مبیع ملک مشتری میں داخل اور ثمن ذمہ پر لازم ہوتی ہے، ادائے ثمن حصول ملک کے لئے شرط نہیں، اگر نہ دے گا تو بائع کا مقروض رہے گا، مبیع میں ملک تام ہے: ''فِی التَّنْوِیْر: اِذَا وَجَدَا أَیِ الْاِیْجَابُ وَالْقَبُوْلُ لَزِمَ الْبَیْعُ''، تنویر میں ہے: ''جب ایجاب وقبول پایا جائے، بیع لازم ہوجاتی ہے''، اسی میں ہے: ''وَصَحَّ بِثَمَنٍ حَالٍ وَمُؤَجَّلٍ اِلٰی مَعْلُوْمٍ''۔ بیع وشراء نقد ہو یا قیمت کی ادائی کے لیے مدت مقرر کردی جائے، دونوں صورتوں میں جائز ہے''۔ پس جب شرکائے مشترین مالک گاؤ تھے اور انھوں نے بہ نیت اضحیہ قربانی کی، سب کی قربانی ادا ہوگئی، ثمن کا مطالبہ اُس شریک پر رہا، اگر وہ نیت قربانی سے دست بردار ہوکر اصلاً ذبح نہ چاہتا یا خالی گوشت وغیرہ امورِ غیر قُربت کی نیت سے ذبح چاہتا اور ایسی حالت میں بقیہ شرکاء بہ نیت قربانی ذبح کر لیتے تو کسی کی قربانی ادا نہ ہوتی کہ ان میں ایک شریک کی نیت تقرب نہیں: ''فِی التَّنْوِیْرِ: اِنْ کَانَ شَرِیْكُ السِّتَّةِ نَصْرَانِیًا أَوْ مُرِیْدُ اللَّحْمِ لَمْ یَجْزُعَنْ وَاحِدٍ''، تنویر الابصار میں ہے: ''اگر قربانی کرنے والے کے ساتھ باقی چھ میں کوئی نصرانی یا گوشت کے ارادے سے شریک ہو تو کسی کی قربانی صحیح نہ ہوگی، (فتاویٰ رضویہ، جلد20، ص:450)''۔ پس آپ کے اُس مذکورہ دوست کو چاہیے کہ اپنے ذمے واجب الادا دین کو فوری ادا کرے۔

مفتی منیب الرحمٰن

رئیس دارالافتاء: دارالعلوم جامعہ نعیمیہ کراچی

29 جون 2021ء

DARUL ULOOM JAMIA NAEEMIA
Block-15, Federal, 'B' Area, Karachi-Pakistan.
Ph: 92-21-36314508
muftinaeemia@yahoo.com
دارالعلوم جامعہ نعیمیہ
بلاک نمبر 15 فیڈرل بی ایریا، کراچی